السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

ہمارے پاس ایک غیر مسلم خادمہ ہے توکیا میرے جن کپڑوں کووہ دھوے میں ان میں نماز پڑھ سکتا ہوں ؟اور جو وہ کھانا پکائے کھا سکتا ہوں ؟ اور کیا یہ جائز ہے کہ میں اس کے دین عیب اور بطلان کوواضح کرتا رہوں ؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

کافر سے خدمت لینا اور کھانا پکانے اور کپڑے دھونے وغیرہ کے لئے استعمال کرنا جائز ہے اس کے پکائے ہوئے کھانے کو کھانا اور اس کے سلے ہوئے اور دھوئے ہوئے کپڑوں کو پہننا جائز ہے کیونکہ اس کے ہاتھ بظاہر صاف ہیں اور اس کی نجاست معنوی ہے حضرات صحابہ کرام رضوان اللہ عنہم اجمعین بھی کافر غلاموں اور لونڈیوں سے خدمت لے لیا کرتے تھے اور بلا داہل کفر سے جو چیز آتیں انہیں بھی کھا لیا کرتے تھے کیونکہ انہیں معلوم تھا کہ حسی طور پر ان کے جسم طاہر ہیں ہاں البتہ حدیث میں آیا ہے کہ ان کے برتنوں میں کھانا پکانے سے پہلے انہیں دھولیا جائے جب کہ وہ ان میں شراب پیتے اور مردار خنزیر کو پکاتے ہوں اور ان کے ان کپڑوں کو استعمال سے پہلے دھولیا جائے جو ان کے مقام ستر سے لمس کرتے ہوں ان کے دین کے عیب و بطلان کو واضح کرنا جائز ہے اور ظاہر ہے کہ اس سے ان کا موجود دین مراد ہے کیونکہ یہ یا تو بدعی دین ہے جس طرح بت پرستی وغیرہ یا محرف و منسوخ ہے جس طرح عیسائیت وغیرہ تو عیب اس دین پر ہونا چاہیئے جو محرف ومبدل صورت میں ہے لیکن ان کے ساتھ ساتھ آپ کو یہ چاہیئے کہ آپ انہیں اسلام کی دعوت دیں اسلام کی تعلیمات اور فضائل کو بیان کریں اسلام کے احکام کو واضح کریں اور یہ بتائیں کہ اسلام اور دیگر ادیان میں فرق کیا ہے ۔ (شیخ ابن جبرین)

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

فتاویٰ اسلامیہ : جلد1

صفحہ نمبر271

محدث فتویٰ